إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ رسالۂ عربی مولوی نور محمد صاحب مسمّٰی بہ

تحقیق الحق مع ضمیمہ متضمنہ

جواب اشتہار فتوی علماء رامپور و حکیم حسن محمد خان

جسکا ترجمہ جناب مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ بنارس نے کیا

حسب فرمایش مولف

مطبع سعید المطابع واقع بنارس محلہ دارانگر میں مطبوع ہوا

سنہ ۱۳۰۸ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الینا رسولا مبشرا ونذیرا ۔ وداعیا الی
التوحید محرما ذبیحۃ الناذر لغیر اللہ ولو کبر علیہا تکبیرا
والصلوٰۃ والسلام علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین دحضوا اہل شرک و
البدع تدمیرا ۔ اما بعد راجی رحمۃ رب المجید محمد سعید
البنارسی طالبان تحقیق وراغبان تدقیق کی خدمت مین گذارش کرتا ہے کہ
ایک رسالہ حافلہ کافلہ نافعہ خلق اللہ مولفہ حبی فی اللہ مولوی نور محمد صاحب حال وارد
وہن خورد تحقیق معنی وما اہل بہ لغیر اللہ میری نظر سے گذرا ماشاء اللہ مولف
نے بہت خوبی سے اس رسالے کو جمع کیا ہے چونکہ رسالہ زبان عربی مین تھا اسلئے عامہ
اہل اسلام اس سے منتفع نہین ہو سکتے تھے خاکسار نے حسب فرمایش بعض احباب
اسکا اردو مین ترجمہ کیا ترجمہ مین اصل متن کا بہت لحاظ کیا گیا الا ماشاء اللہ اور نام
ترجمہ کا **تحقیق الحق** رکھا اللہ تعالیٰ اس سے جملہ مومنین ومومنات کو ہدایت
عطا کرے وما ذلک علی اللہ بعزیز اب اصل رسالے کا ترجمہ شروع کیا جاتا ہے

هذه الرسالة فی تحقیق وما اهل به لغیر الله

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده اما بعد فهذه رسالة فی تحقیق وما اهل به لغیر الله لان الناس مختلفون فی معناه فقال بعضهم ای حیوان اذا ذبح المسلم بالتسمیة فحلال ولو منذورة للعفاریت وغیرها اعاذنا الله و المسلمین من هذا القول ساء ما یحکمون وقد قال الله تعالی فی کتابه المبین وقد فصل لکم ما حرم علیکم وقوله علیه الصلوة والسلام ان الحلال بین وان الحرام بین وبینهما المشتبهات فحکم المشتبه ان یجتنب عنه تقاة

جمیع تعریف اوس الله کو ہے جو اکیلا ہے۔ درود محمد وو اور سلام اوس ذات پر جسکے بعد کوئی نبی نہو گا۔ بعد حمد ونعت کے یہ رسالہ تحقیق معنی (وما اهل به لغیر الله) مین ہے کیونکہ لوگ اسکے معنی مین مختلف ہین بعضون نے یہ کہا کہ کسی جانور کو جب مسلمان بسم الله کہکر ذبح کرے تو وہ حلال ہے اگرچہ وہ جنون وغیرہ کی نذر نیاز کا ہو الله تعالی ہم سب مسلمانونکو اس برے قول سے بچاوے (برا ہے جو یہ حکم لگاتے ہین) الله تعالی نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے (اور بیشک مفصل بیان کیا گیا تمھارے لئے جو تمپر حرام کیا گیا ہے) اور قول آنحضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا (بیشک حلال کھلا ہے اور حرام کھلا ہے درمیان حلال اور حرام کے مشتبہ چیزین ہین) پس حکم مشتبہ کا یہ ہے کہ اوس سے بچنا تقوی کی بات ہے

وقال الاصولیون اذا اختلفت الروایتان فی الحلۃ والحرمۃ یحکم بالحرمۃ ترجیحا لان ترک الحلال والمباح اھون من ان یقع فی الشبھۃ فینبغی للمفتی ان یفتی علی الاحتیاط فی الحلۃ والحرمۃ ولا عبرۃ لعموم البلوی فی مثل ذلک المقام فکیف یجوز ذبیحۃ لغیر اللہ او ما ذبح علی النصب تعظیما لھما ولو بالتسمیۃ والذبیحۃ علی انواع واجب ونفل ومباح کما فی کتب الفقہ فالذبیحۃ لغیر اللہ تقربا وتعظیما ولو بالتسمیۃ فھو حرام نجس کما سیجیئ بیانہ عن قریب ان شاء اللہ تعالی وایضا الذبیحۃ علی اربعۃ اقسام ذبیحۃ ذکر اسم اللہ علیہ خاصۃ حقیقۃ او حکما وذبیحۃ لم یذکر اسم اللہ علیہ لا حقیقۃ ولا حکما وذبیحۃ علی النصب تعظیما لھا وذبیحۃ منذورۃ لغیر اللہ فھذہ الثلاثۃ الاخیرۃ حرام قطعا ومستحلھا کافر لا محالۃ فالدلیل للاولی قولہ تعالی وما لکم ان

اصولیون نے کہا ہے کہ جب ایک شئی کی حلت اور حرمت مین روایتین مختلف ہون تو ترجیحا حکم حرمت کا کیا جاویگا کیونکہ حلال اور مباح کا ترک کرنا زیادہ آسان ہے شبہ مین واقع ہونے سے پس مفتی کو لائق ہے کہ حلت حرمت مین فتوی احتیاط پر دے اس مقام مین عموم بلوے کا کچھ اعتبار نہین بھلا کیسے جائز ہوسکتا ہے ذبیحہ بنام غیر اللہ یا وہ جانور جو تھانون پر تعظیما ذبح کیا جاوے اگرچہ بسم اللہ کہا ہو ذبیحہ کی چند قسمین ہین واجب نفل مباح جیسا کہ کتب فقہ مین مذکور ہے پس وہ جانور جو غیر اللہ کی تعظیم وتقرب کے لئے ذبح کیا جاوے حرام نجس ہے اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو جیسا کہ اسکا بیان عنقریب انشاء اللہ آویگا اور نیز ذبیحہ کی چار قسمین ہین اول وہ جسپر نام اللہ کا خاصکر حقیقۃ یا حکما لیا جاوے دوم جسپر نام اللہ کا حقیقۃ یا حکما نہ لیا جاوے سوم تھانون پر بسبب اونکی تعظیم ذبح کیا جاوے چہارم وہ جانور جو سوا اللہ کے نذر مانا جاوے یہ پچھلی تین قسمین قطعی حرام ہین حلال جاننے والا انکا ضرور کافر ہے قسم پہلی کی حلت پر یہ دلیل ہے اللہ تعالی نے فرمایا کیا ہوا تمکو جو

لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ای عند ذبحہ لدفع تنجیس الموت ایاہ المانع
من الاکل ولا تحتاجون الی معرفۃ ھذا السبیل یکفیکم اقتداء من عرفتم
ھدایتہ بظھور الایات ان کنتم بایاتہ مؤمنین وما لکم ان لا تاکلوا
مما ذکر اسم اللہ علیہ کررہ تاکیدا ای ای شیء عرض لکم من قطع او ظن من
تعلیلھم الحل بقتل اللہ فصار دلیلا لھذہ الایۃ والدلیل للثانیۃ
قولہ تعالی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ ای خالصۃ عند ذبحہ تحقیقا
او تقدیرا کما فی المتعمد خلاف الناسی والذاکر لغیر اللہ وان سمی علیہ
فکانہ لم یسم علیہ لانہ ذبحہ لاجل المخلوق تعظیما لہ او تقربا الیہ وانہ ای
وان لم یظھر اثمہ عندکم لفسق ای الخروج عن الحسن الی القبیح بتناول ما
یہ عبارت تفسیر تبصیر الرحمان کی ہے جو مصر میں طبع ہوئی ۱۲
تنجس بالموت بلا مانع عن تاثیرہ والدلیل للثالثۃ قولہ تعالی وما ذبح علی

نہیں کھاتے اوس چیز سے جسپر نام اللہ کا ذکر کیا گیا ہے) یعنی اوسکے ذبح کیوقت ۔ بباعث دور ہوجانے
نجاست موت کے جو مانع کھانیکے تھی ۔ اور اس بھید کے معلوم کرلینے کے تم محتاج نہیں ہو بلکہ تمکو
تو پیروی اوسکی کفایت کرتی ہے جسکی ہدایت کو تمنے ظاہر ہونے آیات سے پہچانا ہے (اگر تم ہو
اوسکی آیات پر ایمان رکھتے اور کیا ہوا ہے تمکو یہ کہ نہیں کھاتے ہو اوس چیز سے جسپر اللہ کا نام ذکر
کیا گیا ہے) اس آیت کو بجہت تاکید مکرر فرمایا یعنی کیا تمکو پیش آگیا ہے یقین یا گمان بباعث علت انکے
کہ حلال وہی ہے جسکو اللہ نے مارا ہے پس یہ تو دلیل حلت قسم اول کی ٹھہری ۔ اور دلیل حرمت قسم ثانی کی
یہ قول اللہ تعالی کا ہے (مت کھاؤ اوس چیز سے جسپر اللہ کا نام نہیں ذکر کیا گیا ۔) یعنی خالص وقت
حلال کرنیکے نام اللہ کا تحقیقا لیا جاوے یا تقدیرا مثل مومن جان بوجھکر بسم اللہ چھوڑنیوالیکی بخلاف اسکے جو
بھول گیا اور ذکر کرنے والا ما سوا اللہ کے اگرچہ اوس نے بسم اللہ کہا گویا کہ اوس نے نام اللہ کا لیا ہی
نہیں اسلیے کہ اوسنے مخلوق کی تعظیم اور تقرب کے لیے اوسکو ذبح کیا اور بیشک وہ ذبیحہ اگرچہ
گناہ اوسکا تمہارے نزدیک نہیں ظاہر ہوتا البتہ فسق کی بات ہے یعنی اچھے پن سے

ف ۱ مشرکین کہ حلت مردار [illegible] کے لیے کہ اسکو اللہ نے مارا ہے بھلا جسکو اللہ نے مارا وہ کیوں حلال نہ ہوگا اور جسکو تم نے مارا وہ کیوں حلال [illegible] اس شبہ کو اوسنے دور کیا ۱۲

ف ۲ اگر مومن نے قصدا تسمیہ چھوڑ دیا تو اوسکی حلت میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک حلال ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام [illegible]

النصب - وان لم يسمع فيه اهلال لغير الله وزعم صاحبه انه ذبحه باسم الله وتعريف النصب في وما علينا الا البلاغ والدليل الرابعة قوله تعالى

نام کتاب تحریر المختصر در جواب و وارده سوال درباره تعزیه وغیره ۱۲

حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير ثم عقبها وما اهل به لغير الله - فيه ابحاث كثيرة يطول شرحها فاعلم ان الاهلال لغة رفع الصوت مطلقا ثم اطلق به عند رؤية الهلال وعند الاحرام وبكاء الصبي عند الولادة ثم استعمل في تعيين الحيوان لله عز وجل ولغيره تعالى نذرا وتقربا وتعظيما فاذا تعين الحيوان لله تعالى يقال اهل به لله واذا تعين لغير الله يقال اهل به لغير الله او لغير الله به فاذا كان لله وجب ايفاؤه واذا كان لغير الله وجب فسخه لان النذر والتقرب

اگرچہ پکار غیر اللہ کی نہ سنی جاوے اور اوسکے صاحب نے گمان کیا ہو کہ اوسنے بیشک اللہ کے نام پر ذبح کیا ہے - اور نصب کی تعریف کتاب وما علینا الا البلاغ مین مذکور ہے - اور دلیل چوتھی قسم کی حرمت پر یہ قول اللہ تعالی کا ہے (تمپر حرام کیا گیا مردار اور خون اور گوشت سور کا) پیچھے اسکے کہا اور وہ جانور جو تقرباً غیر کے نام پر پکارا جاوے اسکے معنون مین بہت بحث ہے شرح اوسکی لنبی ہے تو جان کہ لغت مین اہلال کے معنی مطلقاً آواز بلند کرنیکے ہین پھر وقت دیکھنے چاند اور باندھنے احرام اور رونے لڑکے کے وقت پیدائش پر بھی اطلاق اسکا کیا جاتا ہے پھر استعمال اسکا اوس حیوان مین ہوتا ہے جو اللہ کے واسطے معین کیا جاوے یا غیر اللہ کے لیے بجہت نذر یا تقرب یا تعظیم معین کیا جاوے پس جب اللہ تعالی کے لیے معین ہوا تو بولا جاتا ہے (اهل به لله) اور جب غیر اللہ کے لیے معین کیا جاتا ہے تو بولا جاتا ہے (اهل به لغير الله او لغير الله به) پس جبکہ وہ جانور اللہ کے لیے نذر ہو تو پورا کرنا اوس نذر کا واجب ہے اور جب غیر اللہ کیلیے نذر ہو تو فسخ اوسکا واجب ہے کیونکہ غیر اللہ کے لیے نذر اور تقرب

لغیر اللہ کفر والنذر وسرۃ حرام نجس لا تزول نجاستہا ما دام تحت حکمہ
لا بالتسمیۃ ولا بالنقل الی غیرہ والناس عنہ غافلون فاذا علمت ہذا فاعلم
ان اذا ذکر علیہ اسم اللہ یقال ذکر اسم اللہ علیہ ولا یقال اہل بہ اسم اللہ لان
الاہلال عین الشارع للنذر او للتقرب فی ابتداء الذبح فان کان للہ
فللہ وان کان لغیر اللہ فلغیر اللہ فاذا کان للہ فحلال بالتسمیۃ وان کان لغیر
اللہ فحرام ولو بالتسمیۃ کما فی تبصیر الرحمن للعلامۃ علی ابن احمد بن ابراہیم
بن اسمعیل فی سورۃ المائدۃ تحت قولہ تعالی وما اہل لغیر اللہ بہ فانہ
وان ذکر معہ اسم اللہ فقد عارض المطہر فیہ المنجس مع نجاستہ بالموت
وان لم یذکر فقد زید فی تنجیسہ ہکذا فی العمدۃ وفی سورۃ الانعام

کفر ہے اور وہ شی جو نذر مانی جاوے وہ حرام و نجس ہے نجاست اوسکی زائل نہیں ہوتی
جب تک اس حکم کے نیچے ہے نہ اللہ کے نام سے اور نہ غیر کی طرف نقل کرنے سے ۔ اور لوگ
اس مسئلہ سے غافل ہیں پس جب تو یہ جان چکا تو جان کہ جب جانور پر اللہ کا نام ذکر کیا جاتا ہے
تو یوں بولا جاتا ہے (ذکر اسم اللہ علیہ) یعنی اللہ کا نام اوسپر ذکر کیا گیا ۔ اور یوں
نہیں بولا جاتا (اہل بہ اسم اللہ پکارا گیا اوسپر نام اللہ کا) کیونکہ شارع نے اہلال کو
نذر یا تقرب کے لئے ابتداء ذبح میں معین کیا ہے پس نذر اگر اللہ کیلیے ہے تو اللہ کے لئے ہوگا اور اگر
غیر اللہ کے لئے ہے تو غیر اللہ کا ہوگا پس جب اللہ کے لئے ہو تو بسم اللہ کے ساتھ حلال
ہے اور اگر غیر اللہ کے لئے ہے تو حرام ہے گرچہ اوسپر بسم اللہ کہا گیا جیسا کہ تبصیر الرحمان میں
علامہ علی بن احمد بن ابراہیم بن اسمعیل نے سورہ مائدہ کی تفسیر میں تحت قول اللہ تعالی
(وما اہل بہ لغیر اللہ) کے لکھا ہے کہ اگر اوس نے غیر کے نام کے ساتھ اللہ کا نام ذکر کیا
پس اوس نے ملا دیا پاکیزگی کو نجاست کے ساتھ مع نجاست بالموت کے اور اگر اللہ کے نام کو نہ ذکر کیا
تو نجاست اوسکی کو اور بڑھا دیا ایسا ہی عمدہ (کتاب) میں ہے ۔ اور سورہ انعام میں ہے

او فسقا ای خروجا عن الدین الذی ھو کالحیات المطہرۃ اُھِلَّ ای صوّت
فیہ باسم لغیر اللہ ای بسبب ذبحہ لہ فانہ وان قرن بہا اسم اللہ لایؤثر معہ
فی التطہیر وھذا لاینافی کونہ رزقا لانہ رزق المضطر واعلم ان صیغۃ
اُھِلَّ خُصَّت فی ھذا المحل دون ذُبِحَ لعموم المعنی لان معاملۃ المشرکین
مع معتقدالتھم مُتَلَوّنۃ فی التقرب فاکتفی بلفظ جامع فیجوز ان یؤخذ المعنی
ذبح بہ لغیر اللہ او ذبح بہ لاسم غیر اللہ او اشتھر بہ لغیر اللہ او تقرّب بہ
الی غیر اللہ او نذر بہ لغیر اللہ او عین بہ لغیر اللہ او صوّت فیہ لاسم غیر اللہ
او توسّل بہ الی غیر اللہ استعارۃ او مجازا فکل ھذہ داخلۃ فی وما اھل
بہ لغیر اللہ ھذا ما یستفاد من التفاسیر المعتبرۃ فثبت حرمۃ الذبیحۃ

یعنی نکلنا ہے اوس دین سے جو مثل زندگانی پاکیزہ کے ہے اُھِلَّ یعنی آواز دیا گیا اوس مین
ساتھہ نام غیر اللہ کے یعنی بسبب ذبح کرنے اوسکے کے غیر کے نام کے ساتھہ اسلیئے کہ
اگر اوس نے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کے ساتھہ اللہ کے نام کو ملا لیا تو اللہ کا نام ملانا
غیر کے ساتھہ پاک کرنے مین کچھہ اثر نہین کرتا اور یہ جانور رزق ہونے سکے منافی نہین
ہے کیونکہ یہ رزق مضطر کا ہے - تو جان کہ صیغہ اُھِلَّ کا اس مقام مین خاص کیا گیا ہے
نہ ذبح کا عموم معنی کے لیئے اسوجہ سے کہ تقرب مین مشرکونکا معاملہ اپنے معبودون
کے ساتھہ مختلف طور پر تھا پس اکتفا کیا اللہ نے ایک ایسے لفظ کے ساتھہ جو جامع ہے،
پس جائز ہے کہ اُھِلَّ بہ لغیر اللہ کے معنی ذبح کیا گیا اوسکو غیر اللہ کے واسطے
یا ذبح کیا گیا اوسکو غیر اللہ کے نام کیواسطے یا مشتہر کیا اوسکو غیر اللہ کیواسطے یا نزدیکی چاہی گئی
اوسکے ساتھہ غیر اللہ کیطرف یا نذر مانگی اوسکو غیر اللہ کے لیئے یا معین کیا گیا اوسکو غیر اللہ کیلیے
یا آواز کیگئی ساتھہ اوسکے غیر اللہ کے نام کیواسطے یا وسیلہ پکڑا گیا اوسکے ساتھہ غیر اللہ کیطرف
پس یہ سب داخل ہین ما اُھِلَّ بہ لغیر اللہ کے معنی مین - یہ سب وہ معانی ہین جو معتبر

المنذورة لغیر اللہ بالکتاب والسنۃ والاجماع الامۃ اما الکتاب قولہ تعالیٰ اوفسقا اوما اھل بہ لغیر اللہ کما مر والسنۃ قولہ علیہ السلام فی حدیث طویل لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ فاذا کان ذابحہ ملعونا فعمل للملعون ایضاً مردود وھو الذبح والذبیحۃ فاذا کان الذابح بنفسہ فحکمھما ظاھر واما اذا کان الذابح غیرہ بامرہ وھو یعلم بنیتہ فایضا ملعون لانہ متعاون علی الاثم لقولہ تعالیٰ وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان فما ظنک من عاون علی الشرک اورضی بہ والاجماع فقد اجتمعت الامۃ من لدن زمن خیرالقرون الی یومنا ھذا علی حرمۃ الذبیحۃ لغیر اللہ ولو بالتسمیۃ لانہ اھل بہ لغیر اللہ والاجماع حجۃ عندنا بعد الکتاب والسنۃ

پس اوس جانور کی حرمت جو غیر اللہ کے لئے نذر مانا گیا ہے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ اور اجماع امت سے ثابت ہوئی لیکن ثبوت قرآنی تو یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے (اوفسقا ومااھل لغیر اللہ) یعنی نکلا ہے دین سے اور وہ جانور جو بنام غیر خدا ذبح کیا جاوے جیسے کہ مفصل بیان اسکا گذرا۔ اور ثبوت سنت سے یہ ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث دراز میں جسنے غیر خدا کے لئے ذبح کیا خدا اوسپر لعنت کرے پس جبکہ ذبح کرنیوالا ملعون ٹھیرا تو عمل ملعونکا بھی مردود ہوگا وہ عمل فعل اور وہ جانور جسکو ذبح کیا ہی پس جبکہ ذابح کا یہ حال ہوا تو اون دونوں یعنی فعل ذبح و ذبیحہ کا حکم ظاہر ہے۔ اور جبکہ ذبح کرنیوالا نذر ماننے والے کے سوا دوسرا آدمی ہو اور وہ نیت نذر کنندہ سے واقف ہے پس وہ شخص بھی بجہت مدد کرنے فعل گناہ پر ملعون ہے بحکم قول اللہ تعالیٰ کے (اور مدد کرو فعل نکوئی اور پرہیزگاری پر مت مدد کرو گناہ کی بات اور ظلم پر) پس تیرا کیا گمان ہے اوس شخص پر جسنے فعل شرک پر مدد کی یا اوس سے راضی ہوا اور اجماع پس بیشک امت نے زمانہ خیرالقرون سے ہمارے زمانہ تک حرمت ذبیحہ غیر خدا پر اتفاق کیا ہے اسلئے کہ وہ جانور غیر خدا کے نام پر پکارا گیا اگرچہ ذبح کرنیوالے نے بسم اللہ کہا ہو اور اجماع ہمارے نزدیک بعد قرآن اور حدیث کے حجت ہے

ومن خالف الاجماع فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه لقوله عليه الصلوٰة
والسلام من فارق جماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه احمد وابو داؤد
عن ابی ذر وقوله علیه الصلوٰة والسلام اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار
رواه ابن ماجه عن انس وقوله علیه الصلوٰة والسلام ان الله لا یجمع امتی او قال امة محمد علی
ضلالة وید الله علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار رواه الترمذی عن ابن عمر فاذا علمت
هذا فاعلم ان من ذهب الی جواز الذبیحة المنذورة لغیر الله فهو خارج عن
الاجماع فکل الذبیحة المنذورة لغیر الله ولو بالتسمیة حرام نجس
کالخنزیر لا یؤکل ابدا بل یلقی قبل الکلاب والشاهد علی ذلک تفسیر النیشاپوری
قال اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحة وقصد بذبحها التقرب الی غیر الله
صار مرتدا وذبیحته ذبیحة مرتد وایضا فتاوی ابو اللیث السمرقندی اوضح

جسنے اجماع کا خلاف کیا تو اوسنے اپنی گردن سے پٹہ اسلام کا نکالڈالا حسب حکم حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جو جماعت حقہ مسلمانوں سے مقدار ایک بالشت کے علیحدہ ہوا تو اوس نے
بیشک پٹہ اسلام کا اپنی گردن سے نکالڈالا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد نے ابو ذر
صحابی سے روایت کیا ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت بڑی کی پیروی کرو
کیونکہ جو جماعت اعظم سے علیحدہ ہوا اڈالا جاویگا جہنم میں اسکو ابن ماجہ نے حضرت
انس صحابی سے روایت کیا ہے۔ اور قول آنحضرت صلعم کا بیشک اللہ تعالی اس امت کو
یا فرمایا امت محمد صلعم کو گمراہی پر مجتمع نہیں کریگا اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت
سے علیحدہ ہوا جہنم میں ڈالا جاویگا اسکو ترمذی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ جبکہ تو
یہ جان چکا تو جان کہ جو اوس جانور کا جو نذر غیر اللہ پر ذبح کیا گیا ہے جواز کا قائل ہوا تو وہ اجماع
سے خارج ہے پس ہر وہ ذبیحہ جو غیر نام اللہ کے نذر مانا گیا ہے اگرچہ بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو حرام نجس ہے
مثل سوئر کے کبھی نہ کھایا جاوے بلکہ کتون کی طرف ڈالدیا جاوے اور شاہد اسپر تفسیر نیشاپوری کی عبارت
ہے صاحب نیشاپوری نے فرمایا کہ علما نے اجماع کیا ہے کہ اگر کسی مسلمان نے جانور ذبح کیا اور اس ذبح سے

منہ قال الناذر لغیر اللہ ان قصد بالنذر التقرب الی غیر اللہ و ظن
انہ یتصرف فی الامور کلھا دون اللہ فنذرہ باطل و ارتدادہ ثابت و ان قصد
بالنذر التقرب الی اللہ و ایصال الثواب الی الاولیاء و یعلم انہ لا تتحرک ذرۃ
الا باذن اللہ و یجعل الاولیاء وسائل بینہ و بین اللہ تعالی فی حصول
مقاصدہ فلا حرج فیہ و ذبیحتہ حلال طیب ھذا ھو الصواب و علیہ
عمل المشائخ و ایضا اجمع علیہ اھل البخاری فمن خالف الاجماع فہو مخالف
للاجماع و ایضا فی فتاوی خوارزم مجوسی قال لمسلم اذبح ھذہ الشاۃ للنار
فذبحہا لا تؤکل لانہ اھل بہ لغیر اللہ وھی النار و ایضا فی در المختار قولہ
ذبح لقدوم الامیر او نحوہ کواحد من العظماء تحرم لانہ اھل بہ

فرمایا ابولیث نے سوائے اللہ کے نذر ماننے والے نے اگر اس نذر سے تقرب
غیر خدا کا قصد کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ غیر سب امور میں سوائے اللہ کے
تصرف کر سکتا ہے تو نذر ایسے آدمی کی باطل ہے اور مرتد ہونا اوسکا ثابت ہوا
اور اگر اس نذر سے اوس نے تقرب اللہ کا قصد کیا ہے اور اولیاء کو فقط
ثواب پہونچایا ہے اور وہ جانتا ہے کہ بغیر حکم اللہ کے ذرہ بھی نہیں حرکت کر سکتا
اور اولیاؤں کو اپنے اور اللہ کے درمیان اپنے مطالب کے حصول میں وسیلہ
ٹھیراتا ہے تو اسمیں حرج نہیں ہے اور ذبیحہ اوسکا حلال طیب ہے یہی بات ٹھیک ہے
اور اسی پر عمل ورآمد مشائخ کا ہے اور اسی پر اہل بخاری نے اتفاق کیا ہے پس جسنے اجماع کا خلاف کیا
پس وہ اجماع کا مخالف ہے اور بھی فتوی خوارزم میں ہے ایک آتش پرست نے مسلمان کو کہا اس بکری کو
آگ کیلئے ذبح کردو تو وہ نکھائی جاوے کیونکہ اوس نے غیر نام اللہ پر ذبح کی اور وہ غیر آگ تھی اور بھی درمختار
میں ہی امیر کیلئے یا ریسکے آنے کی جہت ذبح کیا تو وہ ذبیحہ حرام ہوگا کیونکہ اوس نے غیر نام اللہ پر ذبح کیا

لغير الله ولو وصلية ذكر اسم الله تعالى عليه هذا هو المعتمد
عند الجماهير ثم قال هل يكفر قولان بزازية وشرح وهبانية قلت وفي
صيد المنية انه يكره ولا يكفر لانا لا نسئ الظن بالمسلم انه يتقرب الى
الادمي بهذا النحر ونحوه في شرح الوهبانية عن الذخيرة ونظمه شعر
وفاعله جمهورهم قال كافر * وفضل واسماعيل ليس بكفر * اقول هذا
بحسن الظن بالمسلم والا عندهما ايضا كافر في زماننا خصوصا في الدكن
وفي الگجرات ينذرون للاولياء كما ينذر لله عز وجل بل يبالغون
في مناقب الاولياء بان يتصرفون في عالم الارواح والاشباح كيف شاؤا ويسمعون
دعا المضطرين وفي عقيدتهم ان من دعا الى الله تعالى ان شاء يعطيه وان

اور اگرچہ اوس نے نام اللہ تعالیٰ کا اوسپر ذکر کیا یہی جمہور کے نزدیک معتبر ہے پھر صاحب درمختار
نے فرمایا کیا وہ ذبح کرنیوالا کافر ہوتا ہے یا نہیں اسمیں دو قول ہیں بزازیہ (نام کتاب فقہ ۱۲) اور شرح وہبانیہ (نام معتبر کتاب فقہ)
مین ایسا ہی ہے صاحب درمختار فرماتے ہیں مین کہتا ہون باب الصید منیہ مین ہے کہ وہ ذبیحہ
مکروہ ہے اور ذبح کنندہ کافر نہیں ہے کیونکہ ہم مسلمان کے حق مین گمان برا نہیں کرتے کہ اوس نے
اس ذبح سے آدمی کی قربت حاصل کی ہوگی ایسا ہی شرح وہبانیہ (نام کتاب فقہ ۱۲) مین ذخیرہ (نام کتاب فقہ ۱۲) سے نقل کیا ہے
اور نظم اوسکا یہ ہے اوسکے فاعل کو (یعنی ذبح غیر نام اللہ کے کرنیوالے کو) جمہور نے کافر کہا ہے
فضلی (نام فقیہ ۱۲) اور اسمٰعیل (نام فقیہ ۱۲) یہ دونوں کافر نہیں کہتے میں کہتا ہون (یعنی مولف کتاب ۱۲) یہ کافر نہ کہنا ان دونوں صاحبونکا
بباعث حسن ظن کے ہے ورنہ اون دونوں کے نزدیک بھی کافر ہے۔ اور ہمارے زمانہ
خاصکر دکن اور ملک گجرات مین اولیاء کی ایسی نذر مانتے ہین جیسے کہ اللہ کی نذر
مانی جاتی ہے بلکہ اولیاؤن کی تعریفون مین بہت مبالغہ کرتے ہین کہ وہ عالم
ارواح واجسام مین جسطرح چاہتے ہین تصرف کرتے ہین اور بیقرارونکی پکار کو سنتے
ہین اور اونکے عقیدہ مین یہ بھی ہے کہ جو اللہ سے مانگتا ہے اگر اللہ چاہتا ہے تو دیتا ہے

لم یشاء لم یعطہ لکن فلان الولی اذا سأل منہ احد لا محالۃ یعطیہ شیئا
والحال انھم یقولون عادۃ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ فلیس فی
کفرھم شک فای فائدۃ لھم بتحسین الظن بھم بحفظ ایمان المسلم مقدم علی حفظ اماکن المتبرکۃ
اذا عبدت الم تر ان سیدنا عمر بن الخطاب الناطق بالحق والصواب قطع
الشجرۃ التی وقعت تحتھا بیعۃ الرضوان لاجل خوف الفتنۃ فافھموا واغتنم
ھذا ما ثبت فی تفسیر وما اھل بہ لغیر اللہ واللہ اعلم وعلمہ اتم
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ وزینۃ فرشہ محمد وآلہ وصحبہ
وسلم واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؕ

حررہ خویدم طلاب لغو محمد ابن عبد الصمد نزیل السورت عفا اللہ عنھما

اگر نہیں چاہتا تو نہیں دیتا لیکن فلانا ولی اوس سے جب کوئی مانگتا ہے تو ضرور دیتا ہے۔ حالانکہ
یہ لوگ عادۃً یہ بھی کہتے ہیں کہ ایمان لائے تقدیر پر سب بھلائی برائی اوسکی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے پس انکے
کفر میں کسیطرح کا شک نہیں ہے ان لوگوں سے حسن ظن کرکے کیا فائدہ ہے مسلمان کے ایمان کی
حفاظت مقدم ہے جا متبرکہ کی حفاظت سے جبکہ اونکی پرستش شروع ہو جاوے کیا تو نے نہیں
معلوم کیا کہ ہمارے سردار حضرت عمرؓ بن خطاب جو بولنے والے حق اور ٹھیک بات کے تھے نے
اوس درخت کو جسکے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی بباعث فتنہ کے کٹوا ڈالا پس تو اسکو
سمجھ اور غنیمت جان یہ وہ جو ثابت ہوا تفسیر (وما اھل بہ لغیر اللہ) میں اللہ زیادہ
جانتا ہے اور علم اوسکا زیادہ تمام ہے رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ برگزیدہ خلقت اور نور عرش
اور زینت فرش محمد اور آپ کی اولاد اور صحابہ پر اور سلام آخر پکار ہماری یہ ہے کہ بیشک
جمیع تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے + کہتا ہے خاکسار محمد سعید مترجم کہ ترجمہ
اس رسالہ کا تین جلسوں خفیفہ میں آج یوم چہار شنبہ نویں ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۸ ہجری کو
تمام ہوا۔ پہلا جلسہ یوم دوشنبہ کو تھا۔ ختم اللہ لنا بالحسنی فقط

صورة ما کتب علماء سورت رحمهم الله على صحة ذلك الكتاب و هو هذا

قال مولنا مولوی محمد ابن مولنا مولوی محمد اسمٰعیل رحمهما الله
النذر لله جائز و الذبيحة لغير الله حرام لانه اهل به لغير الله
كما في در المختار و فتاوى ابى الليث صح ۱۲

قال مولنا مولوی محمد کاظم رحمه الله
النذر لله و الثواب لاولياء الله جائز و ما اهل به لغير الله
حرام كما في در المختار و فتاوى ابى الليث صح ۱۲

قال مولنا مولوی محمود بن محمد هاشم مد ظله
الذبيحة المنذورة لغير الله حرام و لو بالتسمية لانه اهل به لغير الله
وان قصد به التقرب الى الله و ايصال الثواب لاولياء الله فحلال صح ۱۲

و قول مولنا مولوی غلام محمد نا ديری انه حرام انتهى ۱۲

و سمعت عن ثقة انه قال المولنا المولوی عبد الحی انه حرام انتهى ۱۲

قال محبی عبد السلام قد بالغت فيه النظر فوجدت ما كان حقا
عند المحققين بلا خلاف و لا نزاع فيه انتهى ۱۲

علمی و علم المجیب سواء فی ما اهل بہ لغیر اللہ اعنی بالحرمۃ
کتبہ سید محمد امین بغدادی وارد من الصغیر انتہی

نعم الذبیحۃ المنذورۃ لغیر اللہ حرام بالاجماع ومن خالف خالف
الاجماع رقمہ بقلمہ وقالہ بفمہ محمد اکرم پنجابی وارد دمن ۵ رمضان سنۃ ۱۳۰۸ھ

قال اخی فی الدین صدر الدین عفا اللہ عنہ
ھذا قول فصل لیس فیہ ھزل انتھی ۱۲

نعم الذبیحۃ المنذورۃ للعفاریت او لغیرھا حرام سمی علیہ او
لم یسم کما شاھدت فی دیار الھندیۃ اعاذنا اللہ والمسلمین فینبغی
للعلماء ان یمنعوا من ھذا الشرک لان سکوت العلماء فی مثل ذلک
ذلۃ فی الدارین — کتبہ بقلمہ وقالہ بفمہ علی احمد بغدادی الوارد
فی دمن الصغیر فی شھر رمضان سنۃ ۱۳۰۸ھ۔

النذر لغیر اللہ شرک والناذر لغیر اللہ مرتد و ذبیحۃ
ذبیحۃ مرتد۔ کتبہ محمد اسمعیل عفی عنہ ۱۲

قال من صحبنی فی السفر فی بحث المجاورۃ فی البقرۃ المنذورۃ ھی حرام
اکلھا لانھا اھل بہ لغیر اللہ انتھی ۱۲

سمعت من اجلۃ العلماء الواردین فی شہر منبئی فی موسم الحج قالوا حرام علی المسلمین اکل ذبیحۃ المنذورۃ لغیر اللہ لانہا اہل بہ لغیر اللہ

لنوہ محمد عفی عنہ

نقل تصحیح مولٰنا مولوی محمد صاحب خلف صدق جناب غلام رسول ساکن سورت مد ظلہ

کہتا ہے خادم الطلبہ محمد بن غلام رسول سورتی کہ ما اہل بہ لغیر اللہ حرام ہے ہرگز مسلمانوں کو نہ چاہیے کہ کسی عبادت میں تقرب غیر اللہ کا قصد کرے اور نہ اوسکی تحلیل اور حلال کرنیکے لیے مرتکب حیل کا ہووے دنیا چند روزہ ہے اگر حیلہ کر کے گوشت ذبیحہ مذکور کا کھالیا تو کب تک وہ وفا کریگا اولیاء اللہ تو شرک و بدعت سے یہانتک بیزار تھے کہ اونکے ذریعہ کو بھی بند کرتے تھے چہ جاے شرک و بدعت۔ غور کیجیے کہ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ شجرۂ رضوان کی کہ جسکے نیچے بیعۃ الرضوان واقع ہوئی تھی غایت تعظیم و تکریم اوسکی ہونے لگی آپکو خوف ہوا کہ آئندہ رفتہ رفتہ کہیں اوسکی پوجا ہونے لگے تو آپنے اوسکو کٹوا دیا کیونکہ حفظ ایمان مسلمانونکا مقدم ہے حفظ اشیاء متبرکہ سے پس ہم طلبہ علوم کو ایسے شرک و بدعت کے کھانون سے جسمین بوئی شرک و بدعت آتی ہو بچنا نہایت ضرور ہے ورنہ بے خبر مسلمان اسکو سند پکڑینگے پس مسلمانون کو ہر وقت یہی تعلیم کرنا چاہیے کہ نذر منت سواے خدا تعالیٰ کے کسی کی نکرے ہان صدقہ خیرات کا اجر و ثواب بروح پاک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اور اولیاء اللہ کو ہدیہ بھیجے یہ طریقہ ایصال ثواب کا ہے اور اوسکے خلاف گمراہی ہے انتہی

نقل تصحیح جناب حسن اللہ خان وارد منبئی مد ظلہ

طالعت ہذہ الرسالۃ فی تحقیق و ما اہل بہ لغیر اللہ موافقۃ و مطابقۃ

یا لتفاسیر المعتبرۃ کالنیشافوری والعزیزیۃ وبحر الزخار وتبصیر الرحمن وفتاوی در المختار وفتاوی ابی اللیث وفتاوی بزازیہ وعلیہ الاجماع فافہم واغتنم انتہی ۱۲

نعم الحیوان المنذور لغیر اللہ حرام علی التحقیق ویدل علیہ قولہ تعالیٰ وما اھل بہ لغیر اللہ والتاویل فیہ یؤدی الی التحریف وما استدل العبارۃ التفسیر الاحمدی علی حلہ فیرد ذلک الاستدلال کما لا یخفی من شاء فلیرجع الیہا وقد صرح الفقہاء بحرمتہ فی کتبہم کالدر البحار والشروح علی در المختار والبحر الرائق والحموی والاشباہ وغیرہا فہذا ہو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال ۔ کتبہ محمد اشرف علی

اشرف علی ۱۳
از گروہ اولیا

خلاصہ صفاتی علماء ہند رحمہم اللہ فی تحقیق
وما اھل بہ لغیر اللہ
از کتب تفاسیر معتبرہ وکتب فقہ متداولہ چنانچہ

درمختار ۔ طحطاوی ۔ شامی ۔ اشباہ ۔ حموی ۔ جواہر النیرہ ۔ قاضیخان ۔ ہندیہ ۔ قنیہ ۔ حمادیہ ۔ غرائب ۔ قرۃ الانظار ۔ تحفۃ الاخیار ۔ غایۃ الاوطار ۔ اکسیر اعظم ۔ بحر رایق ۔ نہر فایق ۔ فتح القدیر ۔ فتح العزیز ۔ مظاہر الحق ۔ مسائل اربعین ۔ مائۃ مسائل ۔ منہیہ ۔ وغیرہن ۔

اب کس رو سے ذبیحہ لغیر اللہ ولو بالتسمیہ حلال کہا جاوے واسطے فوائد زوائد کے یہ محنت اوٹھائی ہے انتہی ۔

ایضاً

ھذا حق لیس فیہ شک۔ کتبہ ملا لنا از ۔ ۱۲

ایضاً

من نذر لغیر اللہ فقد ارتد عن دین اللہ و منذ وتہ لغیر اللہ

حرام نجس ولو باسم اللہ۔ کتبہ عبد من عباد اللہ ۱۲

تاریخ تصنیف وطبع از فارغ

گشت این تالیف از فضل خدا
ثبت گشتہ از مہور عالمان
سال تصنیفش چو جستم بہر این
ما اھل بہ لغیر اللہ بخوان ۱۲

حسب فرمایش عزیزان ہدا
زائل سورت وانکہ بدبر حق فدا
ملہم غیبی مرا داد این ندا
سر بدی و فسق ہر یک کن جدا

ایضاً تاریخ

ہر کس بقدر خویش کند سعی در جہان
مذبوح جانور کہ نذر غیر حق بود
شاہد بران گواہی علماے نامور

مقبول آن بود کہ پسندند مقبلان
گرچہ بتسمیہ بود مردار بے بیگمان
مردود شد کنون ہمہ اقوال جاہلان

سال ہزار وسہ صد و بالا چون دو چہار
بگذشت شد تمام وکردیم امتحان

رباعی از فارغ مؤلف رسالہ ہذا

فقیہ معترا جو ہے پر غرور
رواے مزغوا مقر اھل کے سب

اب لاوسے کوئی اوسکو میرے حضور
غلط مت سمجھ میں بتا دون ضرور

یہاں سے وہ تقاریظ شروع کی جاتی ہیں جو بعد طبع ہونے رسالہ سابق کے علیحدہ رسالہ کو ملاحظہ فرماکر لکھیں اور ترتیب میں بھی لحاظ رکھا گیا ۱۲ مترجم

ایضاً تاریخ از فارغ

یُجزی الباء علی بسم اللّٰہ ٭ فأرّخ من کتاب اللّٰہ ٭ لأنّ فیہ حکمہ حقّ
لمذبوحٍ لغیر اللّٰہ ٭ وذا یحلّ عقولٌ ٭ ہذا أنابہ رسول اللّٰہ
ذبیحۃٌ منخنقۃ ٭ ولو ذبح باسم اللّٰہ ٭ معانی کلّہا شہدت
حرامٌ أکلہ واللّٰہ ٭ ومن خالف من الإجماع ٭ فقد خرج من دین اللّٰہ
ید اللّٰہ علی جمعٍ ٭ ومن شذّ فی نار اللّٰہ ٭ فخذ تاریخ تصنیفہ
کما أُہلّ لغیر اللّٰہ ٭

نعم ذبیحہ منذورۃ لغیر اللہ ولو بالتسمیۃ حرام ہے بحکم کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ اما الکتاب فقولہ تعالیٰ وما اہل بہ لغیر اللہ اور وہ جانور جو پکارا گیا بسبب اوسکے واسطے تعظیم مخلوق کے اما الحدیث لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ خدا لعنت کرے اوسپر جو ذبح کرے واسطے تعظیم مخلوق کے و اما الاجماع پس ذکر کیا ہے اوسکو نیشاپوری اور بحر الرائق والے نے فلیراجع الیہا

کتبہ خداداد لاہوری ۱۲

نعم ذبیحہ منذورہ لغیر اللہ بالاجماع حرام ہے اور جن حضرات نے رسالہ وما اہل بہ لغیر اللہ پر زبان درازی کی ہے بیشک وے خطا پر ہیں اللہ انکو انصاف بخشے آمین

راقم ملا سعد اللہ پشاوری ٭

کہتا ہے فقیر راقم آثم محمد قاسم سیہوری حنفی قادری عفا اللہ عنہ کہ اکثر کتب دینیہ عربی فارسی اردو ہمارے مطالعہ سے گذریں اونسے صاف ظاہر ہے کہ نذر و منت مخلوق کی شرک ہے اور ناذر لغیر اللہ بالاجماع مرتد ہو جاتا ہے اور عورت اوسکی اوسکے نکاح سے نکل جاتی ہے ہمکو نہایت تعجب آتا ہے اون لوگونپر

اور بڑا افسوس آتا ہے ہمارے اون نادان بھائیون پر جو دنیا دار بننے بنانے مولویون کے کہنے پر یقین کر کے کتب فقہ کے منکر ہو کے ناحق ضد کر بیٹھتے ہین اور سلب ایمان سے بھی نہین ڈرتے فقہ ہندی مین لکھا ہے کہ بھاگ جاوینگے ایمان سے اگر کوئی شخص ایک کم سو احکام قطعیہ کا مقر اور معترف ہو اور ایک حکم قطعی کا منکر ہو یا وہ کل احکام قطعیہ کا منکر ہوا اب ہمارے نادان بھائیون کو لازم ہے کہ سچے دل سے جناب الٰہی مین توبہ و انابت کر کے تجدید نکاح کر لے دنیا کی شرم مین دین کا نقصان نہ کرے یہ بمصداق و ما علینا الا البلاغ کے ہمارا اظہار ہے انتہی ۱۲

کہتا ہے راقم السطور محمد نور حنفی کہ اس رسالہ پر جن حضرات نے اپنے دستخط کئے ہین وہ سب بندہ نے بغور دیکھے جزاہم اللہ عنا و عن سائر المسلمین بکل وے مصیب ہین اب اسقدر ضابطہ کے ساتھ پھر کوئی آدمی مردار ذبیحہ کی حلت پر اصرار کرے اور ضد کرے اوسکے حق مین کیا کہنا چاہئے ۱۲

مین مقر اور معترف ساکن مالاکانو ہون کہ معاذ اللہ اول مین بھی شیخ سدو کے بکرے کی حلت کا قائل تھا اور جو اوسکو حرام کہتا مین اوسکو دشمن سمجھتا تھا جب منظاہر الحق کا باب النذر دیکھا تو ایک حیرت دل مین آئی کہ یا اللہ ایسا بڑا نامی عالم بھی نذر و نیاز اولیاء کی منع لکھتا ہے پھر دن بدن اوسکی تحقیق مین لگا رہا بہت طلب علوم نے پھر تو میری دلجمعی کر دی واقعی آدمی جب تک نفسانیت نہ چھوڑے تب تک سمجھ مین نہ آوے واقعی بندہ نے جن لوگون سے بگاڑی تھی بڑی خطا کی اللہ تعالیٰ اب مجھے معاف کرے اور جو حضرات مجھ سے ناراض ہوئے ہون اللہ اونکو راضی کر دے آمین یا رب العالمین۔ کتبہ محمد اسمٰعیل موسی ۱۲

مین احمد علی ابن اصغر علی ساکن قدیم باندا خوب تحقیق کے بعد کہتا ہون کہ نذر و منت

سواے خداے پاک کے شرک ہے اور بکرا شیخ سدو کا اور گاے بکرا غیر کی نذر کا بحکم کتاب اللہ اور بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام ہے پھر اوسپر بسم اللہ اللہ اکبر کہے یا نہ کہے مردار ہے چنانچہ تفسیر الرحمان اور غرائب اور بحر الرائق وغیرہ مین مصرح ہے بندہ کی ہدایت کا موجب قابل شنید ہے کہ اول بعض طلبہ علوم کے کہنے سے بلا دلیل مین بھی اوس ذبیحہ لغیر اللہ کو حلال کہتا تھا جب بندہ کا لکھنؤ جانا ہوا اور مولانا مولوی عبد الحی مرحوم سے ملاقات ہوئی تب اونسے خوب تحقیق اوسکی کی تب مولانا مرحوم نے فرمایا کہ بھائی اپنے دل سے بھی فتوی پوچھا ہے مین نے عرض کی کہ جناب بندہ تو مقلد محض ہے فرمایا کہ کتب فقہ مین اوسکی حرمت ثابت ہے پھر تو اونکے شاگردون نے کئی فتاوے اور حواشی مجھے دکھلائے اوس دن سے بندہ اپنی غلط فہمی کا قائل ہوا یہی سبب ہے اب ہمارے اون بھائیون کا جو کتب فقہ مانند در مختار اور طحطاوی اور بحر رائق وغیرہ کے نہین دیکھتے بھٹکا ہوا دہیان ہین اللہ اونکو ہدایت کرے آمین یا رب العالمین ٭

ہم تخمیناً اکیس اشخاص معتبرین ساکنین سورت دمن وغیرہ گواہی دیتے ہین کہ المشتہر محمد حسین نے اپنے اشتہار واجب الاظہار مین لکھا ہے کہ رسالہ و ما اہل لغیر اللہ مین کل واہیات خرافات باتین بھری ہین وہ یقیناً اوسکے مؤلف پر تہمت ہے بلکہ فتنہ انگیزی ہمنے صادر وارد طلبہ علوم کو وہ رسالہ دکھایا ہر ایک نے یہی کہا کہ واللہ اس رسالہ مین کوئی ایسا جملہ یا کلمہ نہین جسکا ثبوت کتب دینیہ مین نہ مل سکے جو اس رسالہ کو واہیات خرافات کہے اوسکے ایمان کا بڑا اندیشہ ہے اور جو لوگ اوسکے تحریر کو سچ جانے وہ بھی اوسکے گناہ مین شریک ہین اللہ تعالی ہمارے بھائیون کے دین و ایمان کو بچائے رکھے آمین یا رب العالمین ٭

استخراج مطلب از سر حروف ابیات مثنوی از طبع زاد شیخ ابراہیم تلمیذ فانیؒ۔ توشیح میں یہ عبارت مندرج ہے۔ چنانچہ اگر رسالہ وما اہل بہ لغیر اللہ پر طعن کرے مردود ہے فقط

ابیات

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب ✲ | گر دلیلت باید از وے رو متاب
راہِ حق فرمود احمد مجتبیٰ ✲ | رفق راس الحکمت آمد اے فتیٰ
سوزش از امرِ ملیکِ دین کند | آتشِ طبعت اگر غمگین کند
لیک نتوان کرد این با آن قیاس | ہر دو جنبش آفریدہ حق شناس
وائے آن زندہ کہ با مردہ نشست | مردہ گشت و زندگی از وی بجست
آن زمان کہ بحث عقلی ساز بود | این عمر با بوالحکم ہمراز بود
ہست حلوا آرزوے کودکان | لیک صبرست مشتہاے زیرکان
ہر دو یاران تہیدست آمدن | ہست بے گندم سوے طاحون شدن
لیک ہست این فعل باختیار ما | غیرِ ازو کہ ار ما کہ یارِ ما
یعنی آمد ظلمت و گم گشت راہ | ربنا انا ظلمنا گفت آہ ✲
اصل آب نطفہ اسپیدست و خوش | لیکن عکس جانِ رومی و حبش
لیک پوشیدہ نباشد بر تو این | ہم سپید اعضا و چشم آمد گزین
پس ازان در سرِ موسیٰ حق نہفت | رازہاے کز نبی آید بگفت
طالعِ آنکس کہ باشد مشتری | عشق ورزد از نشاطِ مشتری
نفسِ تو ہر دم برآرد صد شرار | کہ ببینید م منم اصحابِ نار
روی سرخ از کثرتِ خونہا بود | یا کہ زرد از جنبش صفرا بود
مقتبس شو زود چون یابی نجوم | رہ بر فرمود اصحابی نجوم

دل ہمی گوید کز و رنجیدہ ام — و ز نفاق سست می خندیدہ ام
و ز خی افروختہ بر وے دم فسون — ہے دم تو از دم دریا فزون
یا خفی الذات محسوس العطا — فانت کالماء و نحن کالرحی

قد علوت فوق نور المشرقین
طاب منک یا ملیک الخافقین

آرے بلاشک ذبیحہ مخلوق کی نذر منت کا مردار ہے اگرچہ بالتسمیہ ذبح ہوا ہو۔
کما صرح الفقہاء فی کتبہم فمن لم یصدق فلیطالع فیہا۔
کتبہ گمنام عبدالسلام جاجموی پارچہ فروش ؛

دستخط علماء بنارس وغیرہ

انی طالعت ہذہ الرسالۃ فوجدت ما فیہا احق ان یتبع ؛
حررہ عبدہ الکبیر المدرس المدرسۃ الاسلامیۃ بنارس

ما کتب اخی فی اللہ المولوی نور محمد فی رسالۃ و ما اہل بہ لغیر اللہ فہو صحیح
والمجیب نجیح ؛ الراقم العاجز شداد خان الہزاروی ۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح
ابراہیم وارد حال مدرسہ اسلامیہ بنارس ۔
لو کتب ہذا التحقیق علی اماق البصر لکان احری و احدر
رئیس الدین

ما قال المولوی نور محمد فهو صحیح ۔ تمیز الدین

لا ریب الذبیحۃ لغیر اللہ حرام و الناذر کافر کما حققہ المولوی نور محمد سلمہ اللہ تعالیٰ
محمد عمر البنارسی

تحقیق المولوی نور محمد حقیق انیق ۔ قدرت اللہ

ما حرر المجیب فھو حق فماذا بعد الحق الا الضلال ۔ عبد الواحد

نعم التحقیق وحبذ التدقیق ۔ سخاوت علی البنارسی

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
امابعد انی رایت ھذہ الرسالۃ التی الفھا المولوی نور محمد وزینھا بتراجمھا
شیخنا العلامۃ الفھامۃ مولانا محمد سعید البنارسی فوجدت مطالبہا ومآربہا
موافق لطریقۃ اھل الحق لا ریب من نذر لغیر اللہ فھو مرتد وذبیحۃ ذبیحۃ اھل الارتداد
کما قال الامام الرازی فی تفسیرہ وفقہاء الحنفیۃ السادۃ الکرام فی کتبہم ۔
انا العبد الضعیف فضل الرحیم العظیم آبادی

رباعی

بسعی ہمایوں محمد سعید ۔ ہوا ترجمہ یہ نہایت مفید ۔ سنہ تیرا سو آٹھ ایام حج ۔ مبارک ہو مومنو اب وعید
کہا ان حصحص الحق کتبہ عبد الحق منڈ سوری حنفی

ایضاً قطعہ

بتائید حق اندنون واہ واہ	یہاں چشمۂ فیض و ہے خوش نصیب
زروئے ہدایت شدہ سال طبع	ہوا ترجمہ عجیب و غریب

رباعی

ملی آج نگرار بد خواہ کی	ہوئی مہربانی جو اللہ کی
معاند و بد خواہ کے سر کو لے	جو نذر غیر اللہ کی
یہ تاریخ کر ثبت و فتر میں آج	نہ سن بات اب کوئی گمراہ کی

ضمیمہ رسالہ تحقیق الحق ملو

جواب فتویٰ علماء رامپور مطبوعہ بمبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ امابعد راجی
مرحمت رب المجید محمد سعید البنارسی ۔ خدمت میں حق پسندوں کے
گذارش کرتا ہے کہ ایک اشتہار جو بنام نہاد فتویٰ علماء رامپور مسائل فقہیہ مندرجہ
تعزیرات شائع ہوا ہے میرے بعض احباب نے میرے پاس بھیجکر درخواست کی کہ اگر مضمون
اس فتوے کا آپکے نزدیک بھی صحیح ہو تو آپ بھی دستخط فرما دیجئے ورنہ اسکی تکذیب
کیجئے خاکسار نے جو اس فتوے کو دیکھا تو مخالف شریعت محمدی کے پایا اور اسکا ضروری
جانا اسے اللہ تو اس تحریر سے حق پسندوں کو ہدایت فرما اور میرے گناہوں کا کفارہ کر
اب جواب فتوے کا شروع کیا جاتا ہے وما توفیقی الا باللہ بس حسبی
ونعم الوکیل ۔ **علماء رامپور کا قول** اس بکرہ کا گوشت کھانا
درست ہے اسواسطے کہ وہ بکرہ ذبح کیا گیا ہے ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے الخ ۔ **جواب** میں آپ صاحبوں سے دریافت کرتا ہوں
کہ آپ مقلد ہیں یا مجتہد یا غیر مقلد ۔ اگر مقلد ہیں تو آپ کو ثبوت قول امام پیش کرنا
چاہیے جو آپکا منصب ہے مسلم الثبوت میں ہے اما المقلد فمستندہ قول
مجتہدہ الخ یعنی مقلد کا مستند اوسکے مجتہد کا قول ہے ۔ اگر آپ مقلد ہیں
تو حسب اصول مذہب اس مسئلہ میں قول امام پیش کیجئے ورنہ اشتہار دیجئے
کہ ہم مجتہد ہیں یا غیر مقلد ۔ آپکے فتوے کا جواب تو اسیقدر تھا کہ آپ جس

امام کے آپ مقلد ہین اوسکا مسئلہ آپنے اس فتوے مین نقل نہین کیا
لہذا حسب اصول مسلمہ مذہب یہ فتوی مردود ہے مگر حق پسندون کے لیے آپکے
دلائل پر نظر کیجاتی ہے ❊ **علماء رامپور کا قول** اور دوسری
آیت مین فرمایا و مالکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ الآیۃ ❊
جواب دو آیتہ آپ حضرات نے نقل فرمائین اول فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ
اور دوم مالکم ان لا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ترجمہ تو پہلی آیت کا اسیقدر ہوا
پس کھاؤ اوسکو جسپر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ دوسری کا یہ ہوا تمکو کیا ہوا جو نہین کھاتے
اوسکو جسپر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔ آپنے ان آیات کو نقل کیا اور یہ نہ لکھا کہ ان سے آپکا
مدعا کیسے ثابت ہوا۔ اگر عمومیت ما کا لحاظ ہے تو چاہئے کہ اگر کتنے پر بھی اللہ کا نام ذکر کیا جاوے
تو اوسکو بھی کھالو ایسے ہی محرم یا مجوسی یا مرتد اگر اللہ کا نام لیکر ذبح کرین تو حسب
مسلک آپ کے انکا ذبیحہ بھی حلال ہو جاوے کیونکہ ذکر اللہ کا اونھون نے بھی کیا ہے
حالانکہ فقہاء حنفیہ نے حرمت ذبیحہ ان لوگون کی تصریح کردی ہے۔ ہدایہ
مطبوعہ مصطفائی ص۴۱۸ مین ہے لا توکل ذبیحۃ المجوسی والمرتد والوثنی
والمحرم یعنی ذبیحہ آتش پرست اور مرتد اور بت پرست اور محرم کا نہ کھایا جاوے
درمختار مین ہے لا تحل ذبیحۃ غیر کتابی من وثنی و مجوسی و مرتد و جنی و جبری
لو ابوہ سنیا الخ درمختار بر حاشیہ ردالمحتار جلد خامس ص۱۸۹ ترجمہ
ذبیحہ غیر کتابی کا بت پرست اور آتش پرست اور مرتد اور جن اور جبریہ کا اگرچہ
باپ اوسکا سنی ہو حلال نہین ہے۔ عالمگیری جلد رابع مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
ص۲۹۴ مین ہے فلا توکل ذبیحۃ اهل الشرک والمرتد ترجمہ پس نہ کھایا جاوے
ذبیحہ مشرکین اور مرتد کا ایسے ہی شرح وقایہ۔ کنز۔ قاضی خان وغیرہ کتب فقہ
مین ہے۔ اب مین آپ حضرات سے پوچھتا ہون کہ ذبیحہ ان لوگون یعنے اہل شرک

و مرتد و محرم و غیرہم کا کیوں ذکر اللہ سے حلال نہوا جیسے انکا ذبیحہ حلال نہیں ہے ایسی ہی ذکر غیر اللہ کا ذبیحہ بھی درست نہوا جب قاعدے آپ تخصیص انکی کرینگے اوسی قاعدہ سے ہم بھی تخصیص نا ذر لغیر اللہ کی کرینگے یہ تو بطور الزام کے جواب ہے تحقیقی جواب یہ ہے کہ ذابح کو اہل ذکر اللہ کا ہونا شرط ہے محقق عینی بنایہ شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں فان یکون الذابح ممن لہ ملۃ التوحید الخ یعنی دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کرنیوالا اون لوگون سے ہونا چاہیئے جسکا مذہب توحید کا ہے فی الحقیقت ذابح کا اہل ذبح ہونا بھی ایک شرط ہے اور یا کن فیہ میں نا ذر لغیر اللہ اہل ذبح سے نرہا بوجہ مرتد اور کافر ہوجانیکے تو اب اوسنے جو ذکر ذبیحہ پر کیا وہ لغو ہوا جیسے مرتد اور مجوسی اور وثنی کا فقط اس تحقیق سے دو امر ثابت ہوئے اول یہ کہ ذبیحہ پر ذکر اللہ کا جائز نہیں ہے۔ دوم یہ کہ ذابح اہل ذبح سے ہو الحمد للہ کہ جواب اشتہار تصریح فقہاء سے ہو چکا و للہ الحمد

قول علماء رامپور نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ بخند وجہ موقوف نہیں +

جواب افسوس کہ آپ لوگ حنفی ہیں اور تصریحات فقہاء حنفیہ کے خلاف مسلک اختیار کرتے ہیں کیا آپ صاحب غیر مقلد ہیں یا مجتہد آپ اس بارہ میں تصریحات فقہاء کا ملاحظہ فرمائیے - فتاوی عالمگیری میں ہے منہا ان یقصد بذکر اسم اللہ تعظیمہ علی الخصوص ترجمہ شروط تسمیہ سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے ذکر سے خاصکر اوسیکی تعظیم مقصود ہو - اور بھی عالمگیری میں ہے و فی المشکل ذبح عند مرای الضیف تعظیما لہ لا یحل اکلہا و کذا عند قدوم الامیر و غیرہ تعظیما ترجمہ کتاب مشکل میں ہے مہمان کو دیکھکر اوسکی تعظیم کے لیے ذبح کیا او سکا کھانا حلال نہیں ہے اور ایسے ہی وقت آنے امیر یا اوسکے سوائے اوسکی تعظیم کے لئے ذبح کیا حلال نہیں - درمختار میں ہے ذبح لقدوم الامیر و نحوہ کواحد من العظماء یحرم لانہ اہل بہ لغیر اللہ ولو وصلیۃ ذکر اسم اللہ تعالی ترجمہ امیر کسی

بلکہ جو آدمی کہ انکی محبت سے ذبح کیا تو یہ ذبیحہ حرام ہوگا کیونکہ اوس نے پکارا
اوپر اوسکے نام غیر اللہ کا او وسیلہ ہے اگرچہ نام اللہ کا عند الذبح لیا ہو ۔ فقط
ایسی ہی بحر الرائق عنایہ قاضی خان طحطاوی اشباہ ۔ حاویہ ۔ وغیرہ کتب فقہ میں
موجود ہے عبارات انکی اطالت کی جہت سے نہیں نقل کی گئیں تصریح فقہا سے بخوبی
سے معلوم ہوا کہ نیت تقرب الی اللہ کی ضرور ہے اگر وہ محبت کے تقرب یا تعظیم کی
نیت کی تو ذبیحہ حرام ہوکر ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہوگا اب آپکے جواب پر
نظر کیجاتی ہے ۔ **قول علماء رامپور** اول یہ کہ دونوں جگہ آیتوں
میں لفظ ذکر موصول بعلی ارشاد فرمایا الخ ۔ **جواب** یہ وجہ مثبت آپکے
مدعا کو نہیں ہے اسوجہ کا مطلب تو اسقدر ہے کہ ان آیتوں میں ذکر سے مراد
ذکر لسانی ہے نیت تقرب الی اللہ یا غیر اللہ سے اسوجہ کو کچھ علاقہ نہیں ہے البتہ یہ جو
دوسری وجہ بھی ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ لفظ ذکر کا خاص ہے وہ جو اسلئے معنی معلوم کے ہے
ان دو وجہ سے کوئی آپکا مدعا ثابت نہیں ہوتا اور نہ انکو وجوہ سے کچھ علاقہ
ہے یہ جملہ وجوہ خلاف تصریحات فقہا کے ہیں جیسا کہ گذرا ۔ **قول علماء**
رامپور اور اوسپر زیادتی اخبار احاد سے جائز نہیں ہے کیونکہ یہ اصول احناف میں
مسلم ہیں ۔ **جواب** یہ آیت باتفاق علماء حنفیہ مخصوص البعض ہے
ذبیحہ مجوسی مرتد مشرک وثنی کا خاص کیا گیا ہے ایسے ہی اگر تارک ذکر بھی خاص کیا گیا ۔
جبکہ یہ آیت مخصوص ٹھیری تو تخصیص اسکی خبر احاد سے جائز ہے چہ جائیکہ تفسیر
اسکی آیت ما ذبح علی النصب و ما اہل بہ لغیر اللہ سے کی گئی ہے ۔
قول علماء رامپور تیسرے یہ کہ اگر نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ موقوف ہو
تو لازم آتا ہے کہ ذبیحہ قصابوں کا جو نیت تجارت ذبح کرتے ہیں الخ ۔
جواب قصابوں کی نیت میں تعظیم لغیر اللہ کی نہیں ہوتی اور نہ وہ جانور کو

تعظیم غیر اللہ کے لیے حلال کرتے ہین ایسے ہی حرام بعد ذبح کے گوشت کو
بچایا یہ تو بعد ذبح کے انتفاع گوشت سے اوٹھاتے ہین وقت ذبح ذکر اللہ خالصاً تعظیماً
للہ کہتے ہین ہان اگر وہ بھی دوسرون کی تعظیم کے لیے کرین تو ذبیحہ اونکا بھی
حرام ہوگا جیسا کہ درمختار وغیرہ کی عبارت سے ظاہر ہے **قول علماء رامپور**
چوتھے یہ کہ فتاوی سراجیہ مین لکہا ہے الخ ✦ **جواب** فتاوی سراجیہ کا مطلب
یہ ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ اہل کتاب مسیح کو خدا جانتے ہین گویا کہ اونکے
عقیدہ مین وہی خدا ہے اگر کسی نصرانی نے اللہ کا نام لیا اور مراد اوس سے
اوس نے مسیح کو لیا تو اوسکا ذبیحہ حلال ہوگا کیونکہ اوس نے اپنے عقیدہ مین غیر خدا کی
تعظیم نہین کی اور نہ غیر خدا کو مراد لیا اور اوسکی مراد سے ہمکو کچھہ مطلب نہین ہے ہان
جب ذبیحہ پر نام مسیح کا لیگا تو حلال نہوگا اور بعض کے نزدیک اسطرح بھی حلال ہوجاویگا
بخلاف مسلمان کے کہ وہ اللہ کا جز کسیکو نہین جانتے ذبیحہ اہل کتاب اور اہل اسلام مین
فرق ہے فافہم ✦ **قول علماء رامپور** تفسیر کبیر مین ہے انما کلفنا الظاہر
الخ ✦ **جواب** اس عبارت تفسیر کبیر سے آپکے مدعا کو کیا علاقہ یہ تو عطا و مکحول
وغیرہ کے قول کا صاحب تفسیر کبیر نے جواب دیا ہے اونکے استدلال کی وجہ ثالث یہ تھی
ان النصرانی اذا سمی اللہ تعالی فانما یرید بہ المسیح الخ عطا کا مطلب اس وجہ سے
یہ ہے کہ جب نصرانی اللہ کا نام لیتا ہے تو اس سے بھی مسیح اونکی مراد ہوتی ہے اوسکا
جواب صاحب تفسیر کبیر نے یہ دیا کہ جب نصرانی نے ظاہرا نام اللہ کا وقت ذبح کے لیا تو
ہمکو اوسکے باطن کا حال کیسے معلوم ہوسکیگا کہ مراد اس سے اسکی کیا ہے ہم تو ظاہر کی تکلیف
دیئے گیے ہین اسے جناب یہان گفتگو تو اوس ذبیحہ مین ہے کہ ایک نام کے مسلمان نے
ایک جانور غیر اللہ کی نذر کیا اور تقرب غیر پر اسکو حلال کیا اسکے بارے مین تفسیر کبیر مین
واضح طور سے مسئلہ موجود ہے جناب تفسیر کبیر جلد ثانی مین ہے قال العلماء لو ان

مسلم اذبح ذبیحۃ وقصد بذبحہا الی غیر اللہ صار مرتدا و ذبیحتہ ذبیحۃ
مرتد وهذا الحکم فی غیر ذبائح اهل الکتاب **ترجمہ** علما نے کہا کہ اگر کوئی
مسلمان نے کوئی جانور حلال کیا اور قصد ذبح سے غیر اللہ کا کیا تو وہ مسلمان مرتد ہو جائیگا
اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا ٹھیریگا یہ حکم غیر ذبائح اہل کتاب میں ہے ۔ کہتے ہیں جناب تفسیر
جس سے آپنے استدلال کیا تھا اوسمیں مسئلہ متنازعہ فیہا کا فیصلہ موجود ہے عبارت
تفسیر کبیر سے دو امر معلوم ہوتے اول یہ کہ جو جانور بقصد غیر اللہ ذبح کیا جاوے
حرام ہے دوم حلال کنندہ مرتد ہے افسوس کہ جس عبارت کو آپنے نقل کیا ہے
اوسکے چار ورق قبل یہ عبارت موجود ہے اور آپکو نہ سوجھی حفظت شیئا
وغابت عنک اشیاء ۔ **قول علماء رامپور** ہدایہ میں ہے [illegible]
ان یذکر موصولا لا علی وجہ العطف الخ **جواب** صورت ثانیہ تو آپکے
کچھ مفید نہیں رہی صورت ثالثہ سے بھی ہماری بحث فیہ کو کوئی علاقہ نہیں کیونکہ یہاں
گفتگو اوس جانور میں ہے جو نذر غیر اللہ مانا ہو اور تقرب غیر اللہ مطلوب ہو صورت
ثالثہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی نے ذبح کے وقت دوسرے کا نام قبل یا بعد
لیا تو کچھ مضائقہ نہیں اسکا مطلب یہ نہیں کہ قبل دوسرے کے نام سے مشہور ہو اور تقرب
غیر اللہ بھی مطلوب ہو غرض ہدایہ کی عبارت سے استدلال کرنا سواے جہالت کے
اور کیا کہا جاوے اسی ہدایہ کے مطلب پر توجہ نہ کرنے سے ملا جیون صاحب سے غلطی
ہوئی کما حققہ مولانا المحدث شاہ عبد العزیز الدہلوی ۔ حاصل کلام کا یہ ہے کہ
ہدایہ کی عبارت نقل کرنا محض بے فائدہ ہے ۔ **قول علماء رامپور**
اور وہ بکرہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل نہیں اسواسطے کہ معنی اہلال کے رفع
الصوت کے ہیں الخ **جواب** وہ بکرہ بیشک وشبہ ما اہل بہ لغیر اللہ کی تحت میں
داخل ہے کیونکہ جب ناذر نے غیر کی نیاز اوس بکرہ کو ٹھیرا اور اوسپر غیر کا نام لیا اور کہا

کہ یہ بکرہ فلان بزرگ کی نذر ہے اور اس سے تقرب فلان غوث ولی کا مطلوب ہے
تو اوسیوقت ما اہل بہ لغیر اللہ کے تحت مین حسب معنی آپ کے داخل ہوگیا اسیوجہ سے
درمختار فتاوی عالمگیری بحر الرایق فتاوی قاضی خان وغیرہ مین اوس جانور کو جو
تقرب امیر کیلئے ذبح کیا جاتا ہے اگرچہ نام اللہ کا لیا ہو وما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل کیا
ہے افسوس ہے کہ آپ حنفی بنتے ہین اور کتب فقہ کیطرف توجہ نہین کرتے اور اہلال کے
معنی جو آپنے نقل کیے وہ مسلم ہین اوس سے بھی ہمارا مقصود ثابت ہے کہ جب کسی
مسلمان نے پیر فقیر ولی غوث کے نام پر بکرہ پالا اور کہا کہ یہ بکرہ فلان بزرگ کی نذر ہے
تو وما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل ہوگیا اور فاعل اوسکا مرتد ہوا اب وقت ذبح اسم اللہ
لے یا نہ لے کچھ مفید نہین ہے **قول علماء رامپور** اور رفع الصوت عند الذبح
معتبر ہے الخ ❊ **جواب** یہ قید آپکی ایجادی ہے مخالف کتب فقہ و تصریح فقہاء
کے ہے کما مر ❊ **قول علماء رامپور** تفسیر احمدی مین اسی قول کی ذیل مین
ہے الخ ❊ **جواب** مولف تفسیر احمدی سے غلطی ہوئی ہدایہ کے مطلب کا خیال نکیا
چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب نے اوسکی غلطی کی مفصل بحث کی ہے بلکہ منہیہ مین
خود ہی اسکا رد بھی صاحب تفسیر احمدی نے کر دیا ہے اور مولوی محمد اسمعیل صاحبکی جو
عبارت آپنے جبل متین سے نقل کی ہے یہ کوئی کتاب اونکی مشہور نہین پہلے یہ آپ ثابت کرین کہ
مولوی محمد اسمعیل صاحب کی کتاب ہے پھر اس عبارت کا مطلب تو یہ ہے
کہ اگر کسی نے طعام کی نذر مانی طعام یا نفس گوشت مول لیکر پکانے مین کلام نہین
ہے اور نہ اوس جانور مین جو کسی مسلمان نے اوسکو اپنا ملک کر کے تقرب الی اللہ کی
نیت سے ذبح کیا یہان تو نیت بدل گئی آپ اس مسئلہ مین قول امام صاحب کا
کیون نہین نقل کرتے اور عبارت فقہیہ کی طرف کیون نہین متوجہ ہوتے عبارت
تفسیر کبیر نیشاپوری وغیرہا کو کیون نہین دیکھتے ایسے غیرے کے پیچھے کیون پڑتے ہین

ابھی حضرت نافر لغیر اللہ تو بوجہ نذر حرمت ہو گیا اب وہ اہل بہ لغیر اللہ کا نہیں
رہا تو حلیت اس کا تغیر نیت کا ہے کما قال الامام فی التفسیر الکبیر - ھذا آخر ما اردنا
واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین فقط

الراقم العاجز
محمد سعید مہتمم و مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس و ایڈیٹر نصرۃ السنۃ و مالک مطبع
سعید المطابع از بنارس محلہ دارانگر ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲[illegible] ہجری -

جواب اشتہار حکیم حسن محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد احقر عباد اللہ الاحد محمد سعید خدمت برادران اہل اسلام گزارش کرتا ہے کہ اس زمانہ پرفتن میں کہ دین رخصت ہوا جاتا ہے جہال نے عجیب طرح کا فتنہ برپا کر رکھا ہے اپنی روٹیوں کے لئے خلق اللہ کو گمراہ کر رکھا ہے اصل حال یہ ہے کہ ان دنوں حکیم حسن محمد خان صاحب کا ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس کے دیکھنے سے عجب شان باری نظر آتی ہے کہ حکیم صاحب تو دعویٰ تو حنفی ہونے کا کرتے ہیں مگر حنفیت سے کوسوں بھاگتے ہیں درمختار فتاوے قاضی خان طحطاوی فتاوے حمادیہ عالمگیری وغیرہ میں تصریح حرمت ما اہل بہ لغیر اللہ کی موجود ہے مگر ہمارے بھائی حنفی کتب فقہ کی طرف مراجعت نہیں کرتے اب ذرا بعض اقوال حکیم صاحب کا جواب سنئے -

قول حکیم صاحب جس جانور کو حلال کیا ہے ساتھ نام اللہ کے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر
[illegible]

جیسے قوم امیر یا نذر شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اوس بکرے مین نہین لگیگی
ہے تو وہ حلال ہے گوشت اوسکا پاک ورنہ حرام ناپاک جیسا کہ در مختار عالمگیری قاضی خان
وغیرہ مین صاف موجود ہے عبارات ان کتب کی اصل رسالہ مولانا محمد سعید صاحب نے
جواب مین اشتہار علماء رامپور کے نقل کی ہین۔ اب یا تو آپ حنفی بنکر اون عبارات کو
تسلیم فرمائے ورنہ غیر مقلدی کا اشتہار دیجیے ٭ **قول حکیم صاحب** اور شان
نزول یعنی سبب نازل ہونے آیت شریفہ کا کیا ہے کہ کفار ذبح کرتے وقت نام لیتے
اپنے بتون کا الخ ٭ **جواب** شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم عام ہے حکیم صاحب یہ مسئلہ
اصول کا مسلمہ ہے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد کما فی التوضیح والمسلم
جناب حکیم صاحب آپ تو تحفہ وقار وغیرہ ملاحظہ فرمائے آپکو فرصت کہان کہ مسائل فقہ
اصول مین بحث فرمائے وما اہل بہ لغیر اللہ کا جو مصداق ہوگا سب حرام نجس ٹھیریگا
قول حکیم صاحب اب کوئی احمق کہے کہ حضرت پیر کی یا کوئی اور ولی اللہ یا نبی اللہ
کی نیاز کا بکرہ حرام ہے تو کیا ذبح کے وقت باسم عبد القادر یا باسم محمد رسول اللہ
کہتے ہین الخ **جواب** اجی حکیم صاحب جبکہ کسی نے غیر اللہ کی نذر کا بکرہ معین کیا
اور ذبح کے وقت تک اوسکا عقیدہ نذر پر قائم رہا تو وہ بکرہ حرام ہوگیا فاعل اوسکا مرتد ہوگیا
اب ذکر اللہ کیا فائدہ دیگا جیسے مرتد یا مجوسی یا محرم بکرا باسم اللہ حلال کیا تو ذکر اللہ
کیا نفع دیگا ایسے ہی اس مقام پر سمجھ لیجیے ٭ **قول حکیم صاحب** قصابون کے
بکرے اور گایان اور قربانی کے بکرے اور گائین سب حرام ہو جاتی ہین الخ ٭
جواب افسوس ہے حکیم صاحب آپکی سمجھ پر قصابون کی نیت وقت ذبح تقرب
غیر اللہ کی نہین ہوتی اور وہ تو خالصاً اللہ کے لیے ذبح کرتے ہین گو اونکی نیت یہ
ہے کہ اسکے گوشت کو فروخت کر ڈالین گے ایسے ہی قربانی کرنیوالونکی نیت خالص اللہ
کے لیے اور نیت تقرب اللہ کی ہوتی ہے خدا جانے یہ بات آپنے کیسے لکھی اور جانچے

عقیقہ کے بارے میں لکھا ہے عقیقہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کی طرف سے
ہے نذر یہ کہ فلاں کی نذر نیاز ہے یا تقرب لڑکے کا مقصود ہو ذبح فقط اللہ کے تقرب
کے لئے حکم رسول اللہ صلعم سے کہا جاتا ہے بحث تو تقرب اور غیر تقرب میں ہے
نہ کسی جانب سے حلال کرنیکی مگر فہم بہ نصیب اعداء ہے معلوم نہیں آپ مطلب
کس فہم پر کرتے ہیں — **قول حکیم صاحب** چار سو تفسیروں میں اسی مطابق
معنی ہوں سوائے چار تفسیروں کے **جواب** اے جناب جب آپ خیالی
گگلے بچاتے ہیں تو گز کا کیوں پھاڑ لیتے ہیں جب غلط جوڑ دینا ہے تو چار سو تفسیر کا
کیوں نام لیتے ہیں چار ہزار کیوں نہیں کہتے ہیں اجی حکیم صاحب یہ مبالغے رہنے دیجئے
آپ سے اگر کوئی پوچھے کہ پچاس تفسیروں کی عبارت نقل کر دیجئے جس میں تفسیر کی
ہی ہی جس میں نذر و نیاز کا بکرا حلال لکھا ہو ورنہ ایسے دعووں سے باز آئیے
جناب من سوائے تفسیر احمدی کے جسکے مولف سے غلطی ہوئی کسی میں نہیں ہے کہ بکرہ
نذر و نیاز کا حلال ہے بلکہ جو جانور تقرب غیر اللہ کے لئے حلال کیا جاوے اوسکی حرمت کی
تصریح تفسیر کبیر نیشاپوری قرطبی ابن کثیر عزیزی وغیرہ میں موجود ہے اور کوئی بات
آپکی اس قابل نہیں جسکا جواب دیا جاوے مفصل جواب رسالے و جواب اشتہار
علماء رامپور میں ملاحظہ فرمائیے ۔

المشتہر

نور محمد حنفی نقشبندی مجددی محمدی اویسی از دمن خورد ضلع سورت